مولانا عبدالرؤف فاروقی
جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

دفاع پاکستان کونسل کیوں معرضِ وجود میں آئی؟

اس کے مقاصد اور اہداف کیا ہیں؟

لاہور، راولپنڈی اور ملتان، کراچی، اسلام آباد میں بڑے بڑے عوامی اجتماعات منعقد کرنے اور جہادی جذبے کے ساتھ امریکی جارحیت کا جواب دینے کا مسلسل اعلان کرنے والی دفاع پاکستان کونسل کیا ہے؟ اور اس کے مقاصد و اہداف کیا ہیں؟ یہ جاننا ہر محب وطن شہری کے لئے ضروری ہے، جبکہ امریکہ اور اس ذہنی، فکری اتحادی اور غلام اس کے متعلق جان چکے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہاں تشویش بلکہ خطرے کی لہر دوڑ گئی ہے اور واویلا مچا ہوا ہے۔ کوئی اسے کالعدم جماعتوں کی سرگرمیوں سے تعبیر کر رہا ہے۔ کوئی خفیہ اداروں یعنی ایجنسیوں کا کھیل سمجھ رہا ہے، کسی نے اسے چلے ہوئے کارتوس اور ضیاء الحق کی باقیات قرار دیا ہے۔ جبکہ امریکہ اسے اپنے عزائم کے لئے خطرے کی گھنٹی سمجھ کر حکومتِ پاکستان سے اس پر پابندی لگانے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ جب امریکہ کی طرف سے واویلا اور امریکہ کے اتحادی اور غلام حکمرانوں کی طرف سے دفاع پاکستان کونسل کے خلاف پروپیگنڈہ عروج پر ہے، تو یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس کا پس منظر، اس کے خدوخال اور اس کے اہداف پر ایک نظر ڈالی جائے۔

نائن الیون کے بعد امریکہ نے اپنے اتحادی ممالک کی مشترکہ فوج کے ساتھ افغانستان کی امارت اسلامیہ اور طالبان کی حکومت پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا تو پرویز مشرف نے پاکستان کے حکمرانوں کے طور پر اس کے فرنٹ لائن اتحادی کا کردار ادا کیا اور پاکستان کی فضاء، سمندر، زمین، اداروں اور فورسز کو بھی امریکہ کی اس جنگ میں ایک پڑوسی اسلامی ملک کے خلاف جارحیت کا حصہ بنایا اور پھر اس خطے میں آگ اور بارود کا کھیل شروع ہو گیا۔ افغانستان میں طالبان کا قتل عام کیا گیا اور پاکستانی قبائلی علاقوں میں طالبان کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ امریکی اتحادی افواج نے ڈرون حملوں کی صورت میں جبکہ پاکستان کی مسلح افواج نے آپریشن کے نام پر خطے میں خون ریزی کی ایک المناک تاریخ رقم کی۔ یہ سلسلہ آٹھ برس تک جاری رہا اس دوران افغانستان پر حملہ آور افواج کو تمام تر امداد پاکستان کے راستے فراہم کی جاتی رہی اسے معروف اصطلاح میں ''نیٹو سپلائی'' کہا جاتا ہے۔ پاکستان کی آزادی اور خودمختاری تو مسلسل پامال ہو رہی

تھی لیکن آپریشن ایبٹ آباد کی صورت میں امریکہ نے براہ راست پاکستان کی سالمیت اور آبرو پر حملہ کر دیا جب اس کے ہیلی کاپٹروں نے پاکستان میں داخل ہو کر ایبٹ آباد جیسے شہر میں، اسلام اور مسلمانوں کے ہیرو اور جہاد کی ایک بڑی علامت، شیخ اُسامہ بن لادن کو شہید کر دیا اور ان کی میت کو بھی اُٹھا کر لے گئے۔ پاکستان کی مسلح افواج کہاں تھیں؟ فضائیہ نے کیا کردار ادا کیا اور حکمرانوں کا اس پر ردعمل کیا تھا؟ اس کا تجزیہ کیا جائے تو رسوائی کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا اپنی خود مختاری کے ساتھ اپنے اداروں کی بے حسی پر ماتم کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ مزید براں پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس اور حکومتی آل پارٹیز کانفرنس کی قرارداد کے باوجود امریکہ کے اس اعلان نے کہ وہ آئندہ بھی پاکستان میں طالبان کے ٹھکانوں پر حملہ کرے گا اور اُسے اس سلسلے میں حکومت پاکستان یا پاک فوج کو اعتماد میں لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پاکستان کے محب وطن اور غیرت مند لوگوں کے دلوں میں اضطراب اور بے چینی کی صورت پیدا کر دی لیکن ان کے سامنے کوئی راستہ نہ تھا اور راستے کی تلاش میں اُن کی فکر پریشان تھی کہ اللہ تعالیٰ نے دستگیری فرمائی اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ان مضطرب رہنماؤں کو جمع کر کے مشاورت کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ جمعیۃ کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا سمیع الحق کی دعوت پر پندرہ بیس رہنما 12 اکتوبر 2011ء کو اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں جمع ہوئے اور حالات کے تجزیے، وقت کے چیلنج، قومی ضرورت، ملی حمیت اور ملکی سالمیت کو بنیاد بنا کر انہوں نے پاکستان کے دفاع کے لیے ہر طرح کی قربانیوں کا عزم کیا۔ امریکہ اور اس کے اتحادی حکمرانوں کو ایک پیغام دینے کے لئے پوری قوم سے رابطہ کرنے کا فیصلہ کیا اور دفاع پاکستان کونسل کے نام سے ایک ایسا پلیٹ فارم تجویز کیا جو دفاع پاکستان کے لئے ہر طرح کی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر قوم کو امریکی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے اُس طرح تیار کریگا جس طرح افغانستان میں طالبان نے مقابلہ کر کے ایک نمونہ پیش کیا تھا۔ اجلاس میں شریک تمام رہنماؤں کے بے پناہ اصرار پر مولانا سمیع الحق نے اسکی سربراہی قبول کی۔ ایک رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے کنوینر جناب جنرل حمید گل صاحب قرار پائے جو افغانستان پر سوویت یونین کے قبضے کے وقت سے مجاہدین کے معاون اور فکری ہمنوا تھے اور امریکی جارحیت پر بھی اُن کا نظریہ اور ردعمل کسی سے مخفی نہیں۔

دفاع پاکستان کونسل کے اہداف:

مولانا سمیع الحق ملک کی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے ہمیشہ قومی بحرانوں کے دوران قوم کی رہنمائی کی ہے۔ بطور خاص افغان جہاد اور امریکی جارحیت پر ان کا عقیدہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، انہوں نے ہمیشہ افغان جہاد کی تائید کی۔ سرپرستی کی، حمایت کی اور مجاہدین کے ساتھ تعاون کیا۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور جمعیۃ علماء اسلام کا کردار اس سلسلے میں نمایاں ہے۔ اپنے اور پرائے سب کے سب جمعیۃ علماء اسلام کو جہادی قوتوں کا سرپرست دارالعلوم حقانیہ کو مجاہدین کا عالمی مرکز اور مولانا سمیع الحق کو سامراجی قوتوں کے مقابلے میں دنیا بھر کے مظلوموں اور مجاہدوں کا نگہبان سمجھتے ہیں۔ امریکہ کو القاعدہ اور طالبان کے بعد جس ''حقانی نیٹ ورک'' نے تشویش اور خوف میں مبتلا کر رکھا ہے اس کا سلسلہ بھی

حقانیہ کے ساتھ ہی جوڑا جاتا ہے اور انہوں نے سوویت یونین اور پھر امریکہ کے خلاف افغان جہاد میں جس جرأت و بہادری کے ساتھ جہاد اور مجاہدین کی وکالت کی اس کے تناظر میں وہی اس کے مستحق ہے کہ انہیں دفاع پاکستان کونسل کا چیئرمین چُنا جاتا اور اب وہ پاکستان کی سرزمین پر امریکہ کے خلاف ممکنہ جہاد کی قیادت کرتے۔ چنانچہ اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا اور دفاع پاکستان کونسل کے نام پر پاکستان بلکہ اس خطے کی تاریخ میں ایک نئے سفر کا آغاز ہوا اور درج ذیل اهداف تجویز کیے گئے:-

- امریکی جارحیت کی صورت میں اس کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے سے قوم کو بیدار کیا جائے اور اس کے دلوں میں جہادی روح پھونکی جائے۔ پاکستان کے جغرافیہ، نظریہ، سالمیت، خودمختاری اور آزادی کا دفاع ہر قیمت پر کیا جائے اور اس کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے۔
- پاک فوج حکومت اور سیاستدانوں کو احساس دلایا جائے کہ امریکی اتحاد نے ملک کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے۔ خطے میں بدامنی، پاکستان کی معاشی و معاشرتی بدحالی اور قومی وحدت کا فقدان اسی اتحاد کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا فوراً امریکی اتحاد سے جان چھڑائی جائے۔
- پارلیمنٹ کی مشترکہ قراردادوں پر عمل کرایا جائے اور امریکہ کو منہ توڑ جواب دیا جائے۔
- نیٹو سپلائی بند کر دی جائے اور افغانیوں کے قتل عام میں مزید ایک لمحے کے لئے بھی امریکہ کے ساتھ تعاون نہ کیا جائے۔

ان اهداف کو حاصل کرنے کے لئے تمام محب وطن جماعتوں، شخصیات اور مذہبی و سیاسی تنظیموں سے بلاامتیاز مسلک و فرقہ و مذہب و سیاست رابطہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ لاہور اور پھر اسلام آباد میں آل پارٹیز کانفرنسیں منعقد کی گئیں اور پھر عوامی بیداری کے لئے عوامی اجتماعات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس کے مطابق 18 دسمبر کو مینار پاکستان لاہور میں دفاع پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں جماعتوں کے نمائندوں اور قوم نے جس جذبے کے ساتھ شرکت کی اس نے ہر کسی کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دیا۔ جہاں قومی جذبے نے ایک نئی زندگی حاصل کی وہاں تجزیہ کار حواس باختہ ہوگئے اور امریکی اتحادی قوتوں نے اسے اپنے لئے قوم کی طرف سے بجاطور پر مقابلہ کا کھلا اعلان سمجھا۔

اس کانفرنس میں جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ علماء پاکستان، جماعت اسلامی، جماعۃ الدعوۃ، اہلسنت والجماعت، انصار الامۃ، تحریک غلبۂ اسلام، مسلم لیگ عوامی، مسلم لیگ ضیاء، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، سواد اعظم اہل سنت، متحدہ جمعیۃ اہل حدیث، جماعت اہل حدیث، انجمن خدام الدین، پاکستان مشائخ و علماء کونسل اور دیگر جماعتوں کی قیادت نے خطاب کیا۔ جنرل حمید گل نے ایک نیا جذبہ دیا اور دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ حضرت مولانا سمیع الحق نے دفاع وطن، اسلامی نظام کے نفاذ اور امریکی جارحیت کے خلاف سروں پر کفن باندھ کر

میدان میں نکلنے کا حلف لیا اور پانچ لاکھ افراد نے حلف کی صورت میں عہد کیا کہ وہ اسلامی نظریے پر معرض وجود میں آنے والے ملک کے لئے ہر طرح کی قربانی دیں گے لیکن اس کی سالمیت اور خود مختاری پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔اگر امریکہ نے پاکستانی سرحدات کو پامال کرنے کی کوشش کی تو پاکستان میں بھی اُسے افغانستان کی طرح بلکہ اس سے بھی شدید مزاحمت کا سامنا ہوگا۔

مولانا سمیع الحق کے اس حلف نامے نے عوام میں ایک جہادی روح پھونک دی اور اس کا مظاہرہ راولپنڈی اور ملتان کی عوامی کانفرنسوں میں دیکھنے میں آیا اور پھر کراچی میں بڑی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔دفاع پاکستان کونسل میں شامل تمام جماعتیں اپنے اپنے انداز سے اپنے ولولے کیساتھ اس کے انتظامات، تشہیری مہم اور عوامی رابطے میں مصروف عمل رہے۔جمعیۃ علماء اسلام کے رابطوں کا محور دینی مدارس،علماء طلباء اور مذہبی سوچ رکھنے والے نظریاتی عوام تھے۔مولانا سمیع الحق نے خود حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی اور حضرت مولانا مفتی محمد نعیم اور دیگر جید علماء سے ملاقاتیں کیں۔جبکہ جمعیت کے دیگر رہنماؤں نے حتی الامکان تمام مدارس کا دورہ کیا اور ہر طرف سے انہیں تائید،حمایت،سرپرستی،تعاون اور حوصلہ ملا۔جس کا زبردست مظاہرہ دیکھنے کو ملا۔ایک عظیم اجتماع مولانا سمیع الحق کی صدارت میں منعقد ہوا۔جس میں تمام جماعتوں کی قیادت بھی موجود تھی۔نام نہاد عالمی برادری، امریکی اتحاد، یہود و نصاریٰ، عالمی شیطانی قوتوں، پاکستان کے حکمرانوں، سیاستدانوں اور خود عوام کی نگاہیں اس کانفرنس پر لگی ہوئی تھیں۔اور ان کی سانسیں رکی ہوئی تھیں کہ دفاع پاکستان کی قیادت کیا اعلانات کرنے والی ہے؟اور اس پر کان لگائے سب ادارے دم بخود تھے۔اگر میڈیا لمحہ بہ لمحہ حاضرین و مقررین کے جذبات کو ہر جانب منتقل یونہی کرتا رہے گا تو اندازہ ہو گا کہ اگر

- امریکی جارحیت جاری رہی۔
- حکمران امریکی اتحاد کا حصہ بنے رہے
- نیٹو سپلائی شیطانی چالوں کے ذریعہ بحال کی گئی
- ڈرون حملے جاری رہے۔
- ملکی سالمیت کو نشانہ بنایا جاتا رہا اور
- بے گناہ پاکستانی شہریوں کا خون امریکیوں کے ہاتھوں بہتا رہا تو پھر ردعمل کیا ہوگا۔
- پارلیمنٹ کا گھیراؤ ہوگا
- اسلام آباد میں دھرنا ہوگا۔
- نیٹو سپلائی کے دھانے اور راستے عوامی قوت سے بند کئے جائیں گے۔
- امریکی مفادات کو نقصان پہنچانے کا فیصلہ ہوگا۔
- امریکی اتحادی حکومت کے خلاف تحریک کا آغاز ہوگا۔
- سول نافرمانی کی جائے گی۔
- پوری قوم کو اس کے حلف کی روشنی مین سڑکوں پر نکل آنے کی کال دی جائے گی۔

- امریکہ کے ساتھ دوستی اور دل میں نرم گوشہ رکھنے والے سیاستدانوں اور اُن کی جماعتوں کی سیاست اور مستقبل کو عبرت ناک بنایا جائے گا۔
- نیٹو سپلائی بحال کرنے کے لئے پارلیمنٹ کے جن ممبران نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا اُن کے ساتھ دشمن کے اتحادیوں کا سا سلوک کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ دفاع پاکستان کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سالمیت وخودمختاری کے تحفظ کے لیے اور پھر اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لئے دفاع پاکستان کونسل کو سنگ میل بنائے۔ یہ سب کی دعا بھی ہے۔ آرزو بھی اور اس کے لئے عملی تگ ودو نقطۂ آغاز بھی!

امتحان ہے، جذبوں کا، قیادت کے اخلاص اور جرأت ایمانی کا، اتحادواعتماد کے عملی اور مسلسل مظاہرے کا، اور فیصلے کی گھڑی ہے۔ ملک کے مستقبل کے لئے، خطہ میں امن کی بحالی کے لئے، سامراج کے ساتھ اعلان جہاد کے لئے اور مسلمانوں کی ہر طرح کی غلامی سے آزاد ہوکر اللہ تعالیٰ کی غلامی کو عملی طور پر اختیار کرنے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ امتحان میں کامیابی اور صحیح فیصلے کی توفیق سے نوازے کہ توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۶۲ سے)　　(دارالعلوم کے شب وروز)

دارالعلوم دیوبند (وقف) کے شیخ الحدیث حضرت مولانا خورشید عالم کا انتقال:

دارالعلوم دیوبند (وقف) کے شیخ الحدیث اور نامور عالم دین حضرت مولانا خورشید عالم صاحب کا انتقال ۷ فروری ۲۰۱۲ کو ہوا۔ آپ کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی کے مولانا خورشید صاحب دارالعلوم دیوبند کے سینئر استاذ تھے۔ آپ آخری عمر تک دارالعلوم میں مدرس رہے۔ آپ بخاری شریف اور مسلم کی کتب پڑھایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دارالعلوم وقف کے دارالافتاء کے سربراہ بھی تھے۔ آپ کا نماز جنازہ بعد از ظہر ۷ فروری کو قاسمی قبرستان میں پڑھایا گیا۔ دارالعلوم حقانیہ میں ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

واشنگٹن پوسٹ کے نمائندہ کی دارالعلوم آمد:

۸ رفروری ۲۰۱۲ء کو امریکی مشہور اخبار واشنگٹن پوسٹ کے پاکستانی چینل، بیورو مسٹر رچرڈ ایل لائمیا اور ان کی میڈیا ٹیم نے دارالعلوم حقانیہ میں حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی رہائش گاہ پر ان سے ملکی اور بین الاقوامی صورتحال پر تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا۔